السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا مسجد میں نمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!
الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

نمازی کے آگے کے سے گزرنا حرام ہے ةواہ اس نےاپنے آگے سترہ رکھا ہو یا نہ رکھا ہو کیونکہ اس حدیث سے یہ عموم ہوتا ہے جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :

(لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیہ لکان أن یقف أربعین خیرالہ من أن یمر بین یدیہ ") (صحیح بخاری)

اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو معلوم ہو کہ اسے کتنا گناہ ہوگا اس کے لئے چالیس (سال) تک کھڑے رہنا گزرنے سے بہتر ہے "

فقہاء کی ایک جماعت نے مسجد حرام میں نمازی کے آگے کو مستثنی قرار دیا ہے کیونکہ کثیر ابن کیثر بن مطلب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ :

بت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی حیال الحجر والناس یمرون بین یدیہ وفی روایة عن المطلب انہ قال : رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فرغ من سبعہ جاء حتی یحاذی الرکن بینہ وبین السقیفة فصلی رکعتیہ فی حاشیہ المطاف ولیس بینہ وبین الطواف احد

(ہذا حدیث ضعیف ۔ سنن ابی داود)

میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ جب طواف کے ساتویں چکر سے فارغ ہوئے تو آپ تشریف لائے اور آپ نے رکن کو اپنے اور سقیفہ کے درمیان کرلیا اور حاشیہ مطاف میں دو رکعت نماز ادا فرمائی اور آپ کے اور لوگوں کے طواف کے درمیان کوئی چیز حائل نہ تھی ۔ اس حدیث کی سند اگرچہ ضعیف ہے لیکن اس سے اس سلسلہ میں وارد آثار کی ضرور تقویت ہوتی ہے اور رفع حرج کے دلائل کے عموم سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے کیونکہ مسجد حرام میں نمازی کے آگے سے گزرنے کی ممانعت کی صورت میں اثر و بیشتر حالات میں اور مشقت ہوگی ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج1ص369

محدث فتویٰ